بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲ | ۲۱ احسان ۱۳۴۲ ہش | ۲۸ محرم ۱۳۸۳ھ | ۲۱ جون ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۰ جون بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ کی تشویشناک علالت

اور خاص دعا کی تحریک

لاہور ۲۰ جون۔ صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ سلمہا کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی حالت بہت تشویشناک ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق انہیں خون کے کینسر کی بیماری ہے جس کا بظاہر کوئی علاج نہیں ہے۔ لیکن ہمارے شافی خدا میں سب قدرت ہے اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ وہ ہر مرض سے شفا بخش سکتا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو امور قرآن شریف کے بیان کردہ قانون کے خلاف ہیں ہم ان کو تسلیم نہیں کر سکتے

مسیح کا جسم کے ساتھ آسمان پر جانا اور مُردوں کو زندہ کر دکھانا ہرگز قابلِ قبول نہیں

"ہم اس کو خارق عادت نہیں مان سکتے جو قرآن شریف کے بیان کردہ قانونِ قدرت کے خلاف ہو۔ مثلاً ہم احیاء موتیٰ حقیقی کا کیوں انکار کرتے ہیں اس لئے کہ قرآن شریف نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ فیمسك التی قضی علیھا الموت۔

اسی طرح ہم نہیں مان سکتے کہ خدا اپنے جیسا کوئی اور خدا بھی بنا لیتا ہے کیونکہ یہ اس کی توحید کے خلاف ہے۔ یا یہ کہ وہ خودکشی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی صفت حی و قیوم کے خلاف ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کہے کہ دنیا ہمیشہ رہیگی اور یہاں ہی دوزخ بہشت ہوگا ہم نہیں مان سکتے۔ یہ اس کی صفت مالک یوم الدین کے خلاف ہے، اور اس کے خلاف جا ٹھہرتا ہے فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر۔ ایسا ہی ہم نہیں مان سکتے کہ انسان اسی جسم کے ساتھ آسمان پر بھی چڑھ سکتا ہے کیونکہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار نے کہا کہ تو آسمان پر چڑھ جا۔ آپ نے یہی فرمایا سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً۔ ایسا ہی مُردے اگر واپس آ سکتے تو چاہیئے تھا کہ قرآن شریف ان کے لئے کوئی خاص قانونِ وراثت بیان کرتا اور فقہ میں کوئی باب اس کے متعلق بھی ہوتا۔ غرض جو امور قرآن شریف کے بیان کردہ قانون کے خلاف ہم ان کو تسلیم نہیں کر سکتے۔"

(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء)

تربیتی دورہ

محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مندرجہ ذیل جماعتوں میں دو بجے ۲۰-۶-۶۳ کو مرکز سے روانہ ہو رہے ہیں۔ متعلقہ جماعتیں اور مربی صاحبان مطلع رہیں۔

(۱) گجرات — (۲) جہلم — (۳) راولپنڈی — (۴) ایبٹ آباد
(۵) واہ — (۶) مانسہرہ — (۷) مری

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کل جیسی ہے کوئی فرق نہیں پڑا۔ تمام رات نیند نہیں آئی اور طبیعت بہت بے چین رہی۔

احباب جماعت خاص التزام توجہ اور درد کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ جون ۶۳ء

عیسائیوں میں تبلیغ کی اہمیت

ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعت میں واضح کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور نہ آپ سے پہلے جو دین مختلف اقوام کو الگ الگ ملتے رہے ہیں جس کی ایک مثال ہم نے بدھ ازم سے دی ہے قطعاً عالمگیر دین نہیں ہیں یہ دین محض مخصوص اقوام کے لئے نازل ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر یعنی کوئی امت نہیں جس میں ڈرانے والا نہیں آیا۔ البتہ ان ادیان میں جادوانی سچائیاں موجود تھیں اس لئے بدھ ازم اور عیسائیت کی صورت میں بعض حالات کے ماتحت ان کے ماننے والوں نے اجتہادی غلطی کی وجہ سے اپنے سے دوسری اقوام میں بھی تبلیغ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں مذاہب میں بت پرستی کے عناصر شامل ہو گئے اور رفتہ رفتہ دوسری اقوام نے دین کو اپنے ڈھب پر ڈھال لیا اور حقیقی مذہب گمراہوں سے اوجھل ہو گیا۔

البتہ بدھ ازم اور عیسائیت نے یہ ضرور کام کیا کہ غیر اقوام کی کثرتِ اصنام کی جگہ ایک ایک عظیم بت پیش کیا اور جنہوں نے ان کو قبول کر لیا وہ عام بت پرستی سے بری ہو گئے تاہم خود شرک کے مشرک ہی رہے۔ اس لحاظ سے آج دنیا میں دو بڑے بت ہیں جن کو توڑنا ہے یاد رہے کہ موجودہ بدھ ازم محض ایک فلسفہ ہے اور بظاہر خدا تعالیٰ کا منکر ہے اس لئے یہ الحاد کے ذریعہ عیسائیت سے جا ملتا ہے۔ کیونکہ مغربی اقوام کا موجودہ الحاد عیسائیت ہی کا مرہون ہے۔ اس وقت اسلام کے سامنے دراصل الحاد اور عیسائیت کا دو منہ رکھنے والا سانپ ہے بدھ ازم خود ہی ایک بیمار دین ہے البتہ عیسائیت ان ممالک میں جہاں کبھی بدھ ازم پھیلا تھا بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ چنانچہ چین جاپان ہسام۔ برما وغیرہ ممالک میں عیسائیت کا بہت زیادہ نفوذ ہو رہا ہے۔ اسی طرح عیسائیت ہندوستان کے مواصل پر اور افریقہ میں ایک مدت سے حملہ آور ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت نے افریقہ میں اپنے بڑے بڑے اڈے قائم کئے ہوئے ہیں۔

اکتوبر ۱۹۶۲ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک لیکچر میں جو "احمدیت کا پیغام" کے نام لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر تقسیم ہوتا ہے جماعت احمدیہ کے پروگرام کے متعلق لکھتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ کا پروگرام: دوسرا سوال پروگرام کا رہا۔ یہ پروگرام کے لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ ہی ایک متحدہ پروگرام رکھتی ہے اور کوئی جماعت متحدہ پروگرام نہیں رکھتی۔ جماعت احمدیہ عیسائیت کے حملہ کا پورا اندازہ لگا کر ہر ملک میں اس کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اس وقت دنیا کا سب سے کمزور خطہ اور بعض لحاظ سے سب سے ملی قنوط خطہ افریقہ ہے عیسائیت نے اس وقت اپنی ساری طاقت سے افریقہ میں دھاوا بول دیا ہے۔ اب تو کھلے بندوں وہ اپنے ان ارادوں کا اظہار کر رہے ہیں، اس سے پہلے صرف پادریوں کا ذہن ادھر جا رہا تھا۔ پھر انگلستان کی کنسرویٹو پارٹی ادھر مائل ہوئی اور اب تو لیبر پارٹی نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ یورپ کی نجات کا دارومدار افریقہ کی ترقی اور اس کی تنظیم پر ہے مگر یورپ سمجھتا تھا کہ یہ ترقی اور تنظیم اسی صورت میں یورپ کے لئے مفید ہو سکتی ہے جبکہ اس کے باشندے عیسائی ہو جائیں احمدیت نے اس راز کو چوبیس سال پہلے بھانپ لیا اور چوبیس سال پہلے اپنے مبلغ وہاں بھجوا دئے جہاں ہزاروں ہزار آدمی عیسائیت سے نکل کر مسلمان ہو گئے اور اس وقت افریقہ میں سب سے منظم اسلامی جماعت احمدیت کی ہے جس کا مقابلہ کرنے سے عیسائیوں نے گریز کرنا شروع کر دیا ہے اور ان کے لٹریچر میں متواتر اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ احمدیہ جماعت کی مساعی نے عیسائی مشنریوں کی کوششوں کو باطل کر دیا ہے۔ یہی تبلیغی سلسلہ مشرقی افریقہ میں بھی سالہا سال سے جاری ہے اور گو وہاں کام کی ابتداء ہے اور اس وجہ سے نتائج ابھی اتنے شاندار نہیں جتنے مغربی افریقہ میں ہیں لیکن پھر بھی عیسائیوں میں سے کچھ لوگ مسلمان ہونے شروع ہو گئے ہیں اور امید ہے کہ چند سال میں یہاں بھی مبلغوں کی کوششیں اعلیٰ نتائج پیدا کرنے لگ جائیں گی۔ انڈونیشیا اور ملایا میں بھی ایک لمبے عرصہ سے مشن قائم ہیں اور اسلام کے بھاگتے ہوئے گروہوں کو ٹھہرانے۔ جمع کرنے اور اکٹھا کر کے دشمن کے مقابل پر کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ عیسائی طاقتوں میں سے اب سب سے آگے آ چکی ہے۔ وہاں بھی چوبیس سال سے احمدی مبلغ کام کر رہے ہیں اور ہزاروں باشندے امریکہ کے احمدی ہو چکے ہیں اور ہزارہا روپیہ سالانہ تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہے ہیں۔ امریکہ کی دولت کے مقابلہ میں یہ کچھ بھی نہیں اور وہاں کے پادریوں کی کوششوں کے مقابلہ میں یہ بالکل حقیر کوشش ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ مقابلہ شروع کر دیا گیا ہے اور فتح ہم کو ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہم عیسائی جماعت کے آدمی چھین کر اپنی طرف لا رہے ہیں۔ عیسائی جماعت کے آدمی چھین کر انہیں لے جا رہی ہیں پس یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ احمدیت نے ایک نئی جماعت کیوں قائم کی ہے کہنا یہ چاہیئے کہ احمدیت نے ایک جماعت قائم کر دی جبکہ اس سے پہلے کوئی جماعت نہیں تھی اور کیا یہ قابلِ اعتراض بات ہے یا قابلِ تعریف بات ہے؟"

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۲۷-۲۹)

اس سے اجمالاً معلوم ہو سکتا ہے کہ احمدیت عیسائیت اور الحاد کا مقابلہ کس کس محاذ سے کر رہی ہے۔ یہ اکتوبر ۱۹۶۲ء کا لیکچر ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے خاص کر افریقہ میں عیسائیت کے خلاف جو شاندار فتوحات حاصل کی ہیں ان کا ذکر الفضل میں اکثر آتا رہتا ہے۔

یورپ اور امریکہ وغیرہ عیسائی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے متعلق بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی نے رکھی تھی۔ چنانچہ آپ نے اشتہار ۷ دسمبر ۱۹۰۲ء میں فرمایا:۔

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو باطلوں کو دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو ..... ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ ..... یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اسکی بنیاد کی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے تو میں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اس سے ظاہر ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام عیسائیوں میں خواہ وہ مغرب میں ہوں یا مشرق میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے کس قدر متمنی ہی نہیں بلکہ کتنے پر امید تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنا یقین حاصل تھا کہ اسلام ایک نہ ایک دن عیسائیت کو مٹا دے گا اور اس کی جگہ حقیقی دین جو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے اور جس کی تکمیل سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوئی تمام دنیا پر چھا کر رہے گا اور دنیا اپنی آنکھ سے یہ نظارہ دیکھ لے گی

ھو الذی ارسل رسولہ
بالھدیٰ و دین الحق
لیظھرہ علی الدین کلہ
ولو کرہ المشرکون۔

(سورہ صف ۱۰)

یعنی وہی (خدا تعالیٰ) ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ وہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک لوگ ناپسند ہی کریں۔

جیسا کہ ہم اپنے ایک گذشتہ اداریہ میں بیان کر چکے ہیں عیسائیوں کے متعلق قرآن کریم نے مسلمانوں کے ساتھ مودۃً قریب ہونے کا ذکر کیا ہے۔ یہ امر پیشگوئی کا رنگ بھی رکھتا ہے۔ اور ہم اپنے تجربہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اگرچہ عیسائی آج سب سے بڑے دشمن اسلام ہیں تاہم ان میں ہزاروں ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھوں نہیں کروڑوں ایسی سعید روحیں موجود ہیں کہ جن کو قرآن کریم پڑھ کر صحیح رنگ میں سنایا جائے تو تاثیر کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لے آئیں۔ اس کی وجہ ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ موجودہ عیسائیت قطعاً اللہ تعالیٰ کا وہ دین نہیں ہے جس کی تجدید و احیا کے لئے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ اور نہ یہ فطری دین ہے۔ یہ صرف بت پرستوں کے نظریات کا مجموعہ ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے بعض حصوں کو سمو دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس نے بحر افراط و افراط کی طرف جھکاؤ پیدا کیا ہے اور غلط طور پر اس کو اس لحاظ سے مبالغہ آمیز بنا دیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام یہود میں اس وقت مبعوث ہوئے تھے جب وہ دین کے مغز کو چھوڑ کر صرف قشر سے چمٹے ہوئے تھے۔ شریعت کے صرف الفاظ کو لیتے تھے مگر اس کے حقیقی معنوں کو عملاً فراموش کر بیٹھے تھے جس کی وجہ سے وہ نہایت سنگدل ہو چکے تھے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کو راہ اعتدال پر لانے کے لئے مبعوث ہوئے

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۴ پر)

حج بیت اللہ شریف و زیارت مدینہ منورہ کے ایمان افروز کوائف

مکرم چودھری مبارک علی صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

اللہ تعالےٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ اس نے اس عاجز کے لئے دنیا کے مبارک و مقدس ترین مقامات کی زیارت کے اسباب پیدا فرمائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے انتخاب کے نتیجہ میں مکرم و محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ نے اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ کی طرف سے مجھے حج بدل کے لئے بھجوانا منظور فرمایا محترم سیٹھ صاحب درویشان قادیان کے لئے بڑے خلوص اور محبت اور شرح صدر کے ساتھ ہر طرح کی قربانی فرما رہے ہیں۔

گذشتہ چند سالوں سے جبکہ درویشان قادیان اپنے محدود اور مخصوص ماحول کی وجہ سے سخت مالی پریشانی کے دور سے گزر رہے تھے۔ اللہ خالق نے محترم سیٹھ صاحب کو درویشان قادیان کیلئے رحمت کا فرشتہ بنا کر بھیجا ہے اور انکی خدمت کے لئے ایک ایسا ذریعہ عطا فرمایا ہے کہ جس کے پیچھے صرف اور صرف آسمانی تحریک کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے ورنہ

این سعادت بزور بازو نیست

خاکسار نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ارشاد کی روشنی میں مارچ ۱۹۶۳ء کے شروع میں ہی اس مبارک سفر کی تیاری شروع کر دی اور محترم سیٹھ صاحب نے میری اس درخواست کو بھی بخوشی قبول فرمایا کہ روانگی سے قبل قادیان کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے بزرگوں کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہو سکوں۔ چنانچہ خاکسار مورخہ ۱۷ مارچ کو اس مقدس سفر کے لئے حیدرآباد دکن سے روانہ ہوا۔ احباب جماعت نے بڑے ہی خلوص اور محبت کے ساتھ مجھے الوداع کہا۔ اور تقریباً ہر احمدی نے بڑی محبت و عقیدت کے ساتھ بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی میں دعا اور سرور دو عالم کی خدمت میں سلام کی خواہش کی۔

حیدرآباد سے روانہ ہونے کے بعد قادیان اور ربوہ میں بزرگان سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس مبارک سفر کے لئے دعا کی درخواست کی۔ یوں تو ہر احمدی اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہے مگر اس مبارک سفر کے موقعہ پر مجھے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کے جذبۂ عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اندازہ ہوا۔ مختلف دوستوں نے اس طرح بے چین ہو کر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا اس کا نقشہ الفاظ میں کھینچنا مشکل ہے۔

قادیان و ربوہ کے مقامات مقدسہ پر دعا سے فارغ ہو کر خاکسار مورخہ ۱۳ اپریل کی صبح کو بمبئی پہنچ گیا۔ کیونکہ مجھے ۱۵ تاریخ کے ہوائی جہاز میں جگہ ملی تھی۔ میرے آنے سے قبل ہی مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ انچارج بمبئی تمام کارروائی کی تکمیل فرما چکے ہیں۔ اور حقیقت میں میرے سفر کی ضروری کارروائی کا سہرا محترم مولوی صاحب کے سر ہی ہے۔ اور ہر سال مکرم مولوی صاحب کسی نہ کسی احمدی کو ضرور اس مبارک سفر پر روانہ کر کے ثواب حاصل کرتے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ میری روانگی سے ایک روز قبل مکرم محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد بھی خاکسار کو الوداع کہنے کے لئے بمبئی پہونچ گئے۔ آخر وہ رات بھی آ گئی جبکہ صبح خاکسار نے دنیا کے مقدس اور محبوب ترین مقامات کی زیارت اور اپنے آقا اور دنیا کے محسن اعظم اور نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک وطن کے لئے روانہ ہونا تھا۔ آخر ۱۵ اپریل ۱۹۶۳ء کا وہ مبارک دن بھی آ گیا جبکہ خاکسار سنت نبوی کی اتباع میں غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر دو رکعات نفل ادا کر کے طیران گاہ کے لئے روانہ ہوا مجھے الوداع کہنے کے لئے میرے بیوی بچوں کے علاوہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ اور مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ انچارج بمبئی اور احمدیہ مشن ہاؤس بمبئی کے ایک حصہ کے کرایہ دار اور ایک نیک دل غیر احمدی دوست اپنی کار میں طیران گاہ تک تشریف لائے۔ ہمارا ہوائی جہاز

Boeing 707 تقریباً ۱۲ بجے دوپہر روانہ ہونا تھا۔ ایک گھنٹہ قبل ہی ہم اپنے دوستوں عزیزوں سے اجازت لے کر کسٹم کی حدود میں چلے گئے۔

چونکہ یہ سارا قافلہ ایک مقدس سفر پر روانہ ہو رہا تھا۔ اس لئے کسٹم کے عہدہ داروں نے ان پر اعتماد کرتے ہوئے بغیر کسی تکلیف کے سرسری کارروائی کے بعد سب کو فارغ کر دیا۔

اس موقعہ پر خاکسار ہندوستان اور پاکستان کے تمام احمدی و غیر احمدی بھائیوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہے کہ ہم سب کو اپنی اپنی حکومت کے اس اعتماد کو برقرار رکھنا چاہیئے اور روانگی اور واپسی کے وقت ہم سے کسی قسم کی ایسی حرکت سرزد نہیں ہونی چاہیئے جس کے نتیجہ میں غیروں یا اپنوں کو انگلی اٹھانے کا موقعہ ملے۔ ہندوستان میں تو اور بھی زیادہ اپنے قومی وقار اور مقامات مقدسہ کی عزت کو قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ جس کی زیارت کے لئے ہم ہزاروں روپیہ خرچ کر کے جاتے ہیں۔

ابھی روانگی میں تقریباً ۴۵ منٹ باقی تھے۔ اس وقت ہر آدمی کے دل سے دعائیں نکل رہی تھیں الا ماشاء اللہ خاکسار نے روانگی سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں قادیان دعا کے لئے خط لکھنا شروع کیا۔ جذبات کا یہ عالم تھا کہ میں اس خط کو مکمل بھی نہ کر سکا۔ ہمیں ہوائی جہاز میں سوار ہونے کی ہدایت مل گئی۔ تقریباً ایک بجے بعد دوپہر سارا قافلہ فقیرانہ لباس میں لبیک اللھم لبیک۔ لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک پڑھتے ہوئے ہوائی جہاز کی طرف روانہ ہوا۔ نصف گھنٹہ کے اندر تمام مسافر اپنی اپنی جگہوں میں بیٹھ گئے۔ اور یہ دیو ہیکل ہوائی جہاز ۶۶ مسافروں کو علاوہ عملے کے لیکر روانہ ہوا۔ ہوائی جہاز میں میرا یہ پہلا سفر تھا۔ اس لئے پرواز سے قبل مجھے تھوڑی سی گھبراہٹ محسوس ہوئی مگر چند منٹوں میں ہم زمین سے ۲½ ہزار فٹ کی بلندی سے بھی اوپر جا چکے تھے۔ اپنی پرواز کے اصل سطح پر آنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا تھا۔ کہ ہم فضا میں کسی مقام پر کھڑے ہیں ہمیں بتایا گیا کہ ہم ۴۵۰۰ میل کی مسافت صرف ساڑھے چار گھنٹے میں طے کریں گے۔

چنانچہ مشکل سے ہم کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر جو کہ ہمیں ہوائی جہاز میں ہی دیا گیا تھا نماز ظہر کے لئے تیار ہوئے ہی تھے کہ ہمیں بتایا گیا کہ صرف ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہم جدہ پہنچ رہے ہیں۔ جس وقت ہم جدہ پہونچے تو ابھی وہاں ظہر کی نماز کے لئے کافی وقت تھا۔ پاسپورٹ کے اندراج اور کسٹم سے فارغ ہونے کے بعد اپنے معلم کے وکیل کے دفتر کو ڈھونڈھنا بھی ایک خاصہ مسئلہ ہوتا ہے۔ مگر جس کو ہندوستان اور پاکستان کے کسٹم اور کارروائی کا تجربہ ہو۔ وہاں بھی اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ خاکسار صرف بیس منٹ کے اندر اندر ان تمام مراحل سے فارغ ہو کر کسٹم سے باہر آ گیا۔ طیران گاہ میں معلم کے اپنے مزدور ہوتے ہیں۔ اب جو مزدور آتا تھا سب سے پہلے یہی سوال کرتا تھا کہ من معلماک اور منہ پھیر کر چلا جاتا تھا۔ آخر خدا خدا کر کے پتہ چلا کہ ہمارے معلم کے وکیل کا نام محمد مصطفےٰ بیسونی ہے۔ تقریباً ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد مجھے ایک مزدور کی قمیص پر معلم کے وکیل کا نام لکھا ہوا دکھائی دیا۔ خاکسار نے اپنے معلم اور وکیل کا نام لیا جس سے وہ سمجھ گیا کہ یہ ہمارا آدمی ہے اس نے میرا سامان اٹھایا۔ اور مجھے ایک بڑے کمرے میں لے گیا۔

کچھ عرصہ بیٹھنے کے بعد خاکسار نے معلم کے وکیل کا دفتر ڈھونڈنے کی کوشش کی جو جلد ہی مل گیا۔ وہاں معلم کی فیس اور ٹیکسی کا کرایہ ادا کرنے کے بعد خاکسار نے ایک دو بار وکیل صاحب سے جلد روانہ کرنے کی درخواست کی۔ مگر وہ بے چارا بھی بہت مصروف تھا۔ آخر مغرب کی نماز کے صرف نصف گھنٹہ قبل مکہ شریف جانے کا انتظام ہو گیا۔

اس موقعہ پر خاکسار نے کئی حاجیوں کے منہ سے ناشکرے الفاظ سنے ہیں جو سخت قابل افسوس ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دنوں ہر چند منٹوں کے بعد مختلف ممالک سے ہوائی جہاز آتا ہے اور اس قدر بھیڑ ہوتی ہے کہ یہ لوگ بے بس ہو جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی بڑی ہمت اور صبر کے ساتھ اپنے مہمانوں کا استقبال کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف حج ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ عاشق کو اپنے معشوق کے دربار میں جاتے وقت تکالیف کا احساس نہیں ہونا چاہیئے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اس وقت اپنے محبوب حقیقی کے گھر کی زیارت کا نقشہ اور سرور ایسا غالب رہتا ہے۔ کہ ان وقتی تکالیف کا احساس بھی نہیں ہوتا اور چونکہ ہندوستان اور پاکستان سے جانے والے اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو ممالک غیر

اور بالخصوص ہوائی سفر کا تجربہ نہیں ہوتا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ لاہور اور دہلی کے ریلوے سٹیشنوں کی طرح ہمارے اترتے ہی قلی حاضر ہوں گے ایران پاکستان و ہندوستان ان تینوں ممالک کے مسافروں کا سامان بھی دیکھنے کے قابل ہوتا ہے جن کو قلی کی مدد کے بغیر لے جانا بھی ممکن نہیں ہوتا۔

خاکسار کے نزدیک حج کے لئے مخصوص لباس کے تعین میں ایک یہ بھی حکمت ہے کہ انسان بالکل فقیرانہ انداز میں گھر سے نکلے اور اس کی ظاہری حالت اور بے بسی کا یہ عالم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آکر اس کو اپنے مخصوص مہمانوں میں شامل فرمالے اور سارے سفر میں اس کا خود ہی کفیل بن جائے۔ ہوائی جہاز کے مسافر کو صرف ایک ماہ وہاں رہنا ہوتا ہے جس میں اکثر وقت احرام میں گذر جاتا ہے صرف ایک دو ہفتوں کے لئے کپڑوں کا خاص التزام اور احتیاط کی آڑ لے کر اگر ایسے تکلف کے ساتھ انسان روانہ ہو کہ توکل کا خانہ ہی خالی رہ جائے تو پھر وہ وہاں سے کیا لے کر آتا ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے ان مقامات میں ایسی برکت رکھ دی ہے کہ دنیا کی تمام نعمتوں کو وہاں لا کر جمع کر دیا ہے۔

پس اس عاجز کے نزدیک اس اہم رکن اسلام کی ادائیگی کے لئے روانگی کے وقت کم از کم ہر احمدی کا یہ عالم ہونا چاہیئے کہ احرام کے ایک دو جوڑے اور چند جوڑے سادہ کپڑوں کے جو تکلف تصنع اور ظاہری ٹھاٹھ سے منزہ ہوں ایک معمولی گٹھڑی میں باندھے ہوئے ہوں اور ایسا معلوم ہو کہ ایک مفلس بے بس بے سہارا فقیر اپنے مالک دو جہاں کے دربار میں ہر قسم کی بھیک مانگنے جا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کا جو مطلب حج کا ہے وہ اس طرح پورا نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاع نفس کر کے تعشق باللہ اور محبت الٰہی میں غرق ہو جائے۔ عاشق اور محب جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور اپنا مال قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے جیسا کہ ایک بیت اللہ زمین پر ہے ایسا ہی ایک ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا۔ اس کا طواف کرنے والوں کو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لینا پڑتا ہے لیکن اس کا طواف کرنے والا نزع ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے۔ عاشق اس کے گرد گھومتے ہیں گویا ان کی اپنی مرضی نہیں رہتی وہ اس کے گرد اگرد قربان ہو رہے ہیں۔"

(لیکچر لا الٰہ الا اللہ صفحہ ۱۳)

میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ اس رنگ میں حج کے لئے روانہ ہو کہ اس کے نان و نفقہ اور رہائش کے لئے اخراجات اور اسباب نہ ہوں۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ بے جا تکلف اور مصنوعی تیاری کا رنگ غالب نہیں ہونا چاہیئے۔

الغرض چار پانچ گھنٹے کے انتظار کے بعد ہم مکہ مکرمہ کی پیاری بستی کے لئے روانہ ہوئے اور صرف آدھ گھنٹے کے اندر اندر اس مقام پر پہنچ گئے جو تاریخ اسلام میں بہت ہی اہم مقام ہے یعنی مقام حدیبیہ۔ اس وقت مغرب کی نماز کی اذان ہو رہی تھی اور اس مقام پر متعین سرکاری ملازمین نماز کی تیاری کر رہے تھے پیشتر نماز کے تیار ہونے تک نماز ہو چکی تھی۔ یہ وہ مقام ہے جہاں تقریباً پونے چودہ سو سال قبل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ننھے ساتھیوں کو کفار مکہ نے اس حد کے اندر داخل ہونے سے روک دیا تھا اور حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر بھیجا گیا تھا اور انکی واپسی میں تاخیر کی وجہ سے یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ قریش نے حضرت عثمانؓ کو شہید یا قید کر لیا ہے اس وقت حضور سرور کائناتؐ نے بے سروسامان صحابہ سے جاں نثاری کی بیعت لی تھی اور اللہ تعالیٰ کو بھی صحابہ کی یہ جاں نثاری اس قدر پسند آئی کہ فرمایا کہ

لقد رضی اللہ عن المؤمنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی
قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم

یعنی اللہ تعالیٰ مومنین سے بہت ہی خوش ہوا بلکہ انہوں نے (مقام حدیبیہ میں) ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو کر تیرے ساتھ بیعت کی تھی اور جو کچھ اس وقت ان کے دل کی کیفیت تھی وہ خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا اس لئے اس نے ان پر سکونت نازل فرمائی۔

آج اس مقام سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں عاشقان محمد صلعم بلا روک ٹوک لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے گذر رہے ہیں سابقہ واقعہ اور اس نظارہ کو دیکھ کر انسان کے دل سے بے اختیار یہ آواز اٹھتی ہے کہ

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

ریت کے میدان پر نماز ادا کرنے کے بعد ہماری ٹیکسی وہاں سے روانہ ہوئی اور مختلف مقامات پر چیکنگ کے بعد ہم وادی مکہ میں داخل ہو گئے۔ (باقی)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۳)

شریعت کے قشر کی بجائے مغز پر زور دیا اور سختی کی بجائے نرمی کا پیغام سنایا۔ آپ کے بعد غیر اقوام نے آپکی نرمی کی تعلیمات کو انتہائی رنگ دیدیا اور عیسائیت اس لحاظ سے بھی جادہ اعتدال سے ہٹ گئی جس کا ردعمل یورپ میں الحاد کی صورت میں رونما ہوا۔ ایسی صورت حال میں نہایت ضروری ہے کہ اسلام کی معتدل اور حقیقت پسندانہ تعلیمات یورپ اور امریکہ اور ان ممالک میں جہاں عیسائیت نفوذ کر رہی ہے بلکہ کہنا چاہیئے تمام دنیا میں قرآنی تعلیم کی تعلیمات پھیلائی جائیں کیونکہ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یورپ۔ امریکہ وغیرہ ممالک کی عیسائی اقوام اسلام کے لئے چشم براہ ہیں۔

(قسط ۲)

عیسائیوں کا عقیدۂ الوہیت مسیح

(از عبادت اللہ صاحب گیانی۔ ربوہ)

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ عیسائی صاحبان حضرت مسیحؑ کا بغیر باپ کے حضرت مریم بطولؑ کے بطن سے پیدا ہونا تسلیم کرتے ہیں۔ اور ان کی اس طرح کی پیدائش کو ان کی الوہیت کی دلیل قرار دیکر کہتے ہیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی قدرت کاملہ سے روح القدس کے ذریعہ بغیر باپ کے کنواری مریم کے بطن سے پیدا کیا تھا اس لئے آپ انسان نہیں تھے بلکہ خود اللہ تعالیٰ تھے جو انسانی شکل اختیار کر کے اس دنیا میں ظاہر ہوئے تھے۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کا تعلق ہے اس سے کسی بھی مذہب کو انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ قادر مطلق ہونے کی وجہ سے جو چاہے پیدا کر سکتا ہے اور جس طرح چاہے تخلیق کر سکتا ہے اور تقریباً تمام مذاہب اس امر میں متفق ہیں کہ اس دنیا کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق بغیر نر و مادہ کے ملاپ کے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کی تھی اور اس کے بعد اس کی نسل کا سلسلہ شروع کیا تھا (ملاحظہ ہو قرآن شریف سورۃ السجدہ ع ۲۱ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۳۵ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱ صفحہ ۹۷۳ و راگ رام کلی نامدیو صفحہ ۹۷۳۔ پیدائش باب ۳ آیت ۷۔ رسالہ پریت لڑی امرتسر نومبر ۱۹۶۲ء و رسالہ نویاں قیمتاں مارچ ۱۹۶۹ء وغیرہ)

الغرض کسی شخصیت کو بغیر باپ کے یا بغیر ماں کے یا بغیر ماں باپ کے پیدا کرنا قادر مطلق اللہ تعالیٰ کے لئے محال نہیں۔ کیونکہ جو خدا شروع دنیا میں ایسا کر سکتا ہے۔ وہ آج بھی ایسا کرنے پر قادر ہے۔ ہم ناقص العقل انسان اسکی قدرتوں کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ ہندو دھرم کی مقدس کتب میں بھی اس امر کی تصدیق کی گئی ہے اور متعدد شخصیتوں کا بغیر ماں کے یا بغیر باپ کے یا بغیر ماں باپ کے وجود میں آنا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ پاربتی جی سے متعلق یہ مذکور ہے کہ وہ بغیر ماں باپ کے وجود میں آئی تھی (مہان کوش صفحہ ۲۲۱۵) اسی طرح ستیا جی سے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی پیدائش بھی بغیر ماں باپ کے ہوئی تھی (مہان کوش صفحہ ۴۱۲۔ گورو گرنتھ کوش صفحہ ۱۷۱) کرن جی کا کنواری کنتی کے بطن سے پیدا ہونا تسلیم کیا جاتا ہے (مہان کوش صفحہ ۸۹۹) "مان دھاتا" سے متعلق یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ بغیر ماں کے وجود میں آیا تھا (ناواں تے تھاواں دا کوش صفحہ ۲۸۰۔ مہان کوش صفحہ ۲۸۸۵) مچھودری کا جنم مچھلی کے پیٹ سے بیان کیا جاتا ہے (ناواں تے تھاواں دا کوش صفحہ ۲۰۰۔ مہان کوش صفحہ ۲۸۸۵) برہما جی کا اپنی دائیں طرف سے سبھومن (مرد) اور بائیں طرف سے ست روپا (عورت) کو بغیر ماں باپ کے وجود میں لانا ظاہر کیا جاتا ہے (ناواں تے تھاواں دا کوش صفحہ ۱۵۲۔ مہان کوش صفحہ ۳۴۲) اس کے علاوہ "مدھو" اور "کیٹبھ" دیوتوں کا بھی بغیر ماں۔ باپ کے وجود میں آنا تسلیم کیا جاتا ہے (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲۵ و جنم کرنتھ صفحہ ۴۳۔ گورپرتاپ سورج داس یکم انسو ۷ ۴ اور مہان کوش صفحہ ۲۸۳۵) ہری گنیش جی کے بارہ میں یہ مانا جاتا ہے کہ وہ بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے (ناواں تے تھاواں دا کوش صفحہ ۱۶۵) ہری رام چندر جی کے بیٹے کو کے بھائی "کشو" کے بارہ میں یہ روایت ہے کہ وہ بھی بغیر ماں باپ کے وجود میں آئے تھے (مہان کوش صفحہ ۱۲۲۵) سندھ کے مشہور بزرگ "اڈیرو لال" جی کا بھی بغیر ماں باپ کے وجود میں آنا تسلیم کیا جاتا ہے (مہان کوش صفحہ ۱۸۶۶) بھگت کبیر جی سے متعلق یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ان کی پیدائش بھی بغیر باپ کے ہوئی تھی (ست گورو بنا ہور کچی دے باقی صفحہ ۳۶)

الغرض اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تقریباً تمام مذاہب اس امر میں متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ بغیر باپ کے یا بغیر ماں کے یا بغیر ماں باپ (دونوں) کے پیدائش کرنے پر قادر ہے اور بہت سے لوگوں کے متعلق یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ بغیر ماں کے یا بغیر باپ کے یا بغیر ماں۔ باپ (دونوں) کے پیدا ہو چکے ہیں۔ اس میں مسیحؑ منفرد نہیں ہیں لیکن یہ عجیب بات ہے کہ عیسائیوں کے نظریہ کے مطابق مسیحؑ کا بغیر باپ کے کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہونا ان کی الوہیت دلیل ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسیحؑ سے قبل بھی بہت سے لوگ بغیر ماں کے یا بغیر باپ کے یا بغیر ماں باپ (دونوں) کے پیدا کئے ہیں۔ خود عیسائیوں کی محرف و مبدل بائبل بھی اس خیال کی مصدق ہے کہ خدا تعالیٰ بغیر ماں کے

یا بغیر باپ کے یا بغیر ماں باپ (دونوں) کے انسانوں کو پیدا کرنے پر قادر ہے اور اس نے اس قسم کی پیدائش کی ہے۔ چنانچہ دنیا کی ابتداء کے ذکر میں مرقوم ہے کہ:۔

"زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پودہ نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی سبزی اب تک اگی تھی کیونکہ خداوند نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ زمین جوتنے کو کوئی انسان تھا..... خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا۔

(پیدائش باب ۲ آیت ۷-۶)

بائیبل کے مندرجہ بالا بیان سے آدم کا دنیا کی ابتداء میں بغیر ماں۔ باپ کے پیدا ہونا ثابت ہے۔ اس کے علاوہ بائیبل سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ خدا تعالےٰ نے "حوا" کو بغیر ماں کے پیدا کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو پیدائش باب ۲ آیت ۲۲) حوا کی اس پیدائش کا ذکر دوسرے لوگوں نے بھی کیا ہے (ملاحظہ ہو نادان نے نقادان داکوش صفحہ ۳۲۶ ہمالی کوش صفحہ ۲۹۶)

اس کے علاوہ ملک صدق سالم سے متعلق بائیبل میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

"یہ ملک صدق سالم کا بادشاہ خدا تعالےٰ کا کاہن ہمیشہ کا کاہن رہتا ہے..... سلیم کا بادشاہ۔ یہ بے باپ بے ماں بے نسبنامہ ہے۔ نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر۔ بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔"

(عبرانیوں باب ۷ آیت ۱-۳)

پس اگر عیسائیوں کے نزدیک مسیح اس لئے خدا تعالےٰ یا خدا تعالےٰ کا بیٹا ہے کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے (بغیر باپ کے) پیدا ہوا تھا۔ یعنی کوئی انسان اس کا باپ نہ تھا۔ تو پھر "آدم" اور "ملک صدق" تو ان سے کہیں بڑھ کر خدا تعالےٰ یا خدا تعالےٰ کے بیٹے قرار پائیں گے۔ کیونکہ خود بائیبل کو یہ مسلم ہے کہ نہ ان کی مائیں تھیں اور نہ باپ تھے اور ماں کے بغیر وجود میں آنے والی "حوا" سے متعلق عیسائی دنیا کا کیا فیصلہ ہوگا؟ اور "کرن" کو جو ہندو نظریہ کے مطابق کنواری کنتی کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ اور کبیر بھگت کو جو ایک برہمن عورت کے شکم سے بغیر باپ کے وجود میں آیا تھا۔ عیسائی دنیا اپنے عقائد کی رو سے خدا تعالےٰ کے بیٹے تسلیم کرنے سے کیونکر انکار کر سکتی ہے۔ جبکہ ان کی پیدائش ہی حضرت مسیح کی پیدائش کے مشابہ بیان کی جاتی ہے۔ نیز عیسائی دنیا "حوا" کو خدا تعالےٰ کی بیٹی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں حالانکہ بائیبل کے بیان کے مطابق اس کی پیدائش بغیر ماں کے ہوئی تھی۔ اور اپنی اس پیدائش کے لحاظ سے وہ مسیح سے کہیں بڑھ کر پاک ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے خمیر میں گناہ شامل نہ تھا۔ بائیبل یہ بیان کرتی ہے کہ آدم نے جو گناہ کیا تھا۔ اس کی اصل محرک عورت "حوا" (ملاحظہ ہو پیدائش باب ۳۔ آیت ۱۶)

۱۔ طیمطاؤس باب ۲۔ آیت ۱۴)

الغرض بائیبل کی رو سے گناہ کی ابتداء عورت سے ہوئی ہے۔ مرد نے تو اس کی تقلید میں ہی غلطی کی تھی۔ اصل محرک وہ نہ تھا۔ اس لئے ممکن ہے کہ عیسائی دنیا یہ کہہ دے کہ چونکہ "حوا" نے گناہ کیا تھا۔ اس لئے وہ بے گناہ ثابت نہیں ہو سکتی اور نہ مسیح کی مانند خدا تعالےٰ کی بیٹی کہلانے کی مستحق قرار پا سکتی ہے۔ اس صورت میں قابل غور امر یہ ہوگا کہ مسیح کی پیدائش باپ کے بغیر ہونے کی بجائے ماں کے بغیر ہونی چاہئے تھی۔ نیز یہ امر بھی قابل غور ہوگا کہ "حوا" کا خمیر تو گناہ کے بغیر تھا۔ کیونکہ وہ بغیر عورت کے وجود میں لائی گئی تھی پس اگر ایسی شخصیت جس کے خمیر میں گناہ شامل نہ تھا۔ عیسائیوں کے نظریہ کے مطابق گناہ گار بن سکتی ہے تو مسیح کا بے گناہ ہونا کیونکر ثابت کیا جا سکے گا۔ جبکہ عورت کے بطن سے پیدا ہونے کی وجہ سے ان کے خمیر میں گناہ کی آلائش شامل تھی شاید اسی بات کے پیش نظر بائیبل میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

"وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیونکر پاک ہو سکتا ہے"

(ایوب۔ باب ۲۵۔ آیت ۵)

"وہ عورت سے پیدا ہوا کیا ہے کہ صادق ہوا؟"

(ایوب۔ باب ۱۵۔ آیت ۱۵)

پس جب بائیبل کا یہ نظریہ ہے کہ جو عورت کے بطن سے پیدا ہو۔ وہ پاک اور بے گناہ نہیں ہو سکتا۔ تو حضرت مسیح جو خود عیسائیوں کے عقیدہ کی رو سے صرف عورت کے ذریعہ (بغیر باپ کے) وجود میں آئے تھے کیونکر پاک اور بے گناہ ثابت ہو سکتے ہیں اور عورت کے بغیر صرف مرد کے ذریعہ وجود میں آنے والی "حوا" کو گنہگار کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ بائیبل نے صرف عورت کے ذریعہ پیدا ہونے والوں کو ہی پاک اور بے گناہ تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے "حوا" تو بغیر ماں کے پیدا ہوئی تھی اس لئے اس کے خمیر میں تو گناہ کی کوئی آلائش نہیں تھی۔ نیز ہندوؤں کے نظریہ کے مطابق "ان دھاتا" کا جنم بھی بغیر ماں کے راجہ یُو ماشیو کی پسلی سے ہوا تھا (دشنو پران۔ بھاگوت پران۔ ناداں نے نقاداں داکوش۔ مہان کوش وغیرہ) الغرض بائیبل کی رو سے جو شخصیتیں ماں کے بغیر وجود میں آئی ہوں وہ گناہ گار ثابت نہیں ہو سکتیں اور جن کی پیدائش ماں کے ذریعہ ہوئی ہے انہیں پاک اور بے گناہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پس اور کوئی شخصیت گناہ گار ثابت ہو یا نہ ہو۔ عیسائی دنیا بائیبل کی رو سے اپنے مسیح کو پاک اور بے گناہ ثابت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ تو محض عورت کے ذریعہ ہی پیدا ہوئے تھے البتہ اگر مسیح کی پیدائش باپ کے بغیر ہونے کی بجائے ماں کے بغیر ہوتی تو پھر عیسائی دنیا اپنے مسلمات کی رو سے یہ کہنے پر حق بجانب ہو سکتی تھی کہ چونکہ وہ بغیر ماں کے پیدا ہوئے ہیں اس نے ان کے خمیر میں گناہ کی آلائش شامل نہیں اور وہ پیدائشی لحاظ سے پاک اور بے گناہ تھے۔

بائیبل سے اس امر کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ مسیح نے خود بھی اپنے آپ کو نیک تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:۔

"یسوع نے اس سے کہا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے۔ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔"

(مرقس باب ۱۰۔ آیت ۱۸)

پس اگر عیسائیوں کا یہ خیال درست ہے اور وہ اس پر قائم ہیں کہ نسل انسانی کے خمیر میں گناہ چلا آ رہا ہے تو پھر جناب مسیح بھی اپنے مسلمات کی رو سے پاک اور بے گناہ ثابت نہ ہوں گے کیونکہ بائیبل کی رو سے گناہ کی ابتداء مرد سے نہیں بلکہ عورت سے ہوئی ہے اور وہ عورت بھی وہ ہے جو بغیر ماں کے پیدا ہوئی تھی اور اس کے خمیر میں گناہ شامل نہ تھا۔ مرد نے تو صرف اس کی تقلید کی تھی اصل محرک وہ نہ تھا اسی بنا پر بائیبل نے عورت کے بطن سے پیدا ہونے والے وجودوں کو بے گناہ اور پاک تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے اور یہ کہ محض عورت کے ذریعہ پیدا ہونا تو علم عیسائیوں کو مسلم ہے۔ اس معنے ان کی الوہیت کا ثابت ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔ عیسائی لوگ ان کی پاکیزگی بھی ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ اگر مسیح عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے کے باوجود بے گناہ ہیں تو پھر خدا کا کلام:۔

"وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیونکر پاک ہو سکتا ہے"

باطل ٹھہرے گا۔

اس کے علاوہ ملک صدق سالم کا مسئلہ بھی قابل غور ہوگا۔ کیونکہ ان سے متعلق بائیبل کا یہ ارشاد ہے کہ وہ ماں اور باپ دونوں کے بغیر وجود میں آیا تھا اور اس کا نہ شروع تھا اور نہ آخر تھا۔ مگر عیسائی دنیا اس کے باوجود اس کی الوہیت کی قائل نہیں۔

گمشدہ نقدی کے متعلق اعلان

۱۸ جون کی رات کو گیارہ بجے کے قریب بگولا اور آندھی اٹھی تھی اس میں میرے سرہانے سے ایک لفافہ جس میں -/۱۹۶ روپے تھے جھکڑ کے دوش پر اڑ گیا۔ صبح اس میں سے مجھے -/۷۱ روپے بکھرے ہوئے مل گئے باقی -/۱۲۵ روپے باوجود تلاش بسیار کے نہیں مل سکے۔ ایک سو روپیہ کا نوٹ ہے دو دس روپے کے اور ایک پانچ روپیہ کا ہے اگر کسی صاحب کو یہ رقم مل گئی ہو تو مہربانی فرما کر واپس عنایت فرما دیں۔ برقم واپس کرنے پر اس کا دس فیصدی بطور تشکر و امتنان انعام پیش کیا جائے گا۔

(محمد یوسف منیجر ملک شاپ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اعانت الفضل

۱۔ مکرم تاج الدین صاحب فاضل ناظم دارالقضاء ربوہ کے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب بی ایس سی نے بی فارمیسی کا فائنل امتحان اعلیٰ نمبروں پر پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ ان کی یہ کامیابی ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین۔

مکرم مولوی تاج الدین صاحب نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔

۲۔ مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ٹیلس آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل لائل پور کو اللہ تعالےٰ نے پہلا پوتا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور اپنے خاندان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ چوہدری صاحب مکرم نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے ایک خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(منیجر)

چندہ تحریک جدید سال ۲۹/۱۹ وصولی کا جائزہ بغایت ۳۱ مئی ۱۹۶۳ء

نمبر شمار	نام اضلاع و علاقہ جات	وعدہ جات سال ۲۹/۱۹	وصولی فیصد	نمبر شمار	نام اضلاع و علاقہ جات	وعدہ جات سال ۲۹/۱۹	وصولی فیصد
۱	جھنگ	۶۴۱۶۶	۴۷	۱۷	بہاولپور	۹۰۳	۳۰
۲	جہلم	۴۳۶۱	۶۷	۱۸	بہاولنگر	۳۶۳۳	۳۶
۳	ڈیرہ غازیخان	۱۲۴۳	۲۰	۱۹	رحیم یار خان	۲۰۲۳	۵۶
۴	راولپنڈی	۱۹۰۲۶	۲۸	۲۰	آزاد کشمیر	۱۰۲۶	۷۳
۵	سرگودھا	۱۸۶۳۶	۵۲	۲۱	بنوں	۴۷۱	۸۰
۶	سیالکوٹ	۲۴۳۳۳	۳۲	۲۲	پشاور	۸۴۸۱	۴۷
۷	شیخوپورہ	۱۵۱۲۱	۳۸	۲۳	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱۶۰	۱۸
۸	کیمبل پور	۴۹۰۱	۲۸	۲۴	کوہاٹ	۱۰۰۰	۵
۹	گوجرانوالہ	۱۱۶۲۵	۴۵	۲۵	مردان	۱۳۱۶	۵۶
۱۰	گجرات	۱۲۶۵۵	۵۴	۲۶	ہزارہ	۲۵۸۱	۳۹
۱۱	لاہور	۳۸۱۴۸	۴۴	۲۷	چترال	۶۷۳	-
۱۲	لائلپور	۱۹۹۴۰	۴۳	۲۸	خیرپور	۱۲۴۵۴	۴۳
۱۳	منٹگمری	۱۱۹۳۹	۴۰	۲۹	حیدرآباد	۲۰۳۴۹	۴۸
۱۴	ملتان	۱۳۷۵۰	۲۲	۳۰	کوئٹہ	۹۸۷۴	۱۹
۱۵	مظفر گڑھ	۱۶۰۸	۱۸	۳۱	کراچی	۶۹۰۰۰	۳۳
۱۶	میانوالی	۱۰۵۵	۷۰	۳۲	مشرقی پاکستان	۲۰۳۰۳	۱۹

میزان کل ۱۶۷۵۷ م فیصد
(وکیل المال اول)

مجالس خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی کا اہتمام کریں

ہمارے رواں سال سے آٹھ ماہ ختم ہونے کے قریب ہیں۔ لیکن چندہ جات کی وصولی تسلی رفتار سے نہیں ہو رہی۔ خصوصاً چندہ سالانہ اجتماع میں تو بہت ہی کم وصولی ہوتی ہے۔ مجالس سے التماس ہے کہ وہ اس طرف خصوصی توجہ دیں۔

اسی طرح زمیندارہ مجالس سے درخواست ہے گندم کی فصل برداشت ہو چکی۔ اب تو ان کے لئے اپنے سب کے سب چندہ جات ادا کرنا بہت آسان ہے۔ وہ بھی توجہ دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ایک احمدی نوجوان کا قابل قدر نمونہ

خدمت خلق کا بے لوث کام

ہمارے حلقہ پیپلز کالونی کے ایک مخلص احمدی خادم نسیم احمد ابن ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب نداف نے مورخہ ۱۱ جون کو ایک قابل قدر خدمت خلق کا کام کیا

۱۱ جون بوقت ایک بجے لائلپور میں نہایت زور کا طوفان باد و باراں آیا جس سے کئی ایک دیواریں اور درخت گر گئے۔ عزیز نسیم احمد قریب ساڑھے بارہ بجے کچہری بازار سے گھر کے لئے بذریعہ ادھا بس روانہ ہوا پیپلز کالونی میں بس سے اتر ہی رہے تھے کہ طوفان نے آ گھیرا۔ عزیز سامنے ایک برآمدے میں چلا گیا۔ کچھ لوگ ایک دیوار کے ساتھ کھڑے ہو گئے تا طوفان سے بچاؤ رہے لیکن تیز آندھی اور بارش کی وجہ سے وہ دیوار گر گئی۔ جس کے نیچے قریباً سات افراد ملبہ میں دب گئے عزیز فوراً مدد کے لئے بھاگا۔ ایک ہی پانچ بچوں۔ ایک لڑکی اور ایک آدمی کو ملبے کے نیچے سے نکالا آدمی تو موقعہ پر ہی جاں بحق ہو چکا تھا لڑکی بھی قریب المرگ تھی۔ اتنے میں ادھی بس آ گئی تمام بچوں کو ہسپتال داخل کر دیا۔ اور تیمارداری کرتا رہا۔ لڑکی تو ہسپتال میں پہنچکر وفات پا گئی باقی بچے دو بصحت تھے بچوں کے ہوش آنے پر عزیز نسیم احمد قریباً ۲½ بجے شام گھر پہنچا

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز نسیم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و عافیت والی عمر دراز عطا فرمائے اور سلسلہ حقہ احمدیہ کا سچا خادم بنائے۔

عزیز ایف۔ اے کا طالب علم ہے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ پیپلز کالونی لائلپور

ضروری اعلان برائے انتخاب مقامی آڈیٹرز

ہر جماعت احمدیہ میں آڈیٹر کا تقرر ضروری ہے۔ اگر اس وقت بیشتر جماعتیں ایسی ہیں کہ جن میں مقامی طور پر آڈیٹر مقرر نہیں ہیں۔ ایسی جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے ہاں مقامی آڈیٹر کا انتخاب حسب قواعد کروا کر بہت جلد بھجوا دیں۔ انتخابات کی رپورٹوں کے ساتھ حسب قاعدہ مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق شامل کی جانی ضروری ہے کہ منتخب شدہ عہدیدار چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا دار نہیں ہیں۔ جو منتخب شدہ احباب موصی ہوں ان کا وصیت نمبر رپورٹ میں درج کیا جائے تاکہ ان کی عدم بقایا داری کے متعلق نظارت ہشتم مقررہ سے دریافت کیا جائے۔ امراء اضلاع اور ڈویژنل امراء اسبات کی نگرانی فرمادیں کہ ان کے حلقہ کی تمام جماعتوں کے مقامی آڈیٹرز کے انتخاب جلد ہو کر نظارت ہذا میں پہنچ جائیں

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا محمد امین کمبوڈر کل صبح سے لاپتہ ہے وہ محلہ سنت نگر لاہور میں کام کرتا تھا۔ کل بارہ بجے دن کے بعد سے لاپتہ ہے بوڑھے ماں باپ بیوی بچے سب پریشان ہیں اگر کسی کو علم ہو یا وہ خود یہ سطور پڑھے تو فوراً واپس گھر آ جائے۔ اللہ دین مکان لاہور سرائے سلیمان جھیل

لکھ کر دندسوان (اٹھارکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے۔

ذیابیطس شوگر

مرض کی دوا کا میں موجد ہوں۔ میری دوا چار دن ہی کھانے سے شوگر آنی بند ہو کر دو ماہ میں مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس عوام سے دو صد روپیہ اور امراء سے ایک ہزار روپیہ سے جو چاہوں۔

حکیم محمد یعقوب شاہ گگو ضلع منٹگمری

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا پائیوریا دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ

گالی دوا

یرقان ★ ضعف جگر ★ بھوک

ہاتھ پاؤں کی جلن۔ جوش خون۔ پیاس کی شدت۔ چہرہ کی زردی اور بڑھی ہوئی تلی وغیرہ کا بفضل تعالیٰ سو فیصدی کامیاب علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۷ روپے ۸ آنے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

دواخانہ رحمت ربوہ

مقصد زندگی۔ و۔ احکام ربانی

اسّی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر۔ مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے تو بہتر ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۰۴۲ میں امینہ بیگم زوجہ چوہدری فضل الرحمٰن انسپکٹر تحریک جدید قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ صد روپیہ (۵۰۰) زیور طلائی ایک عدد انگوٹھی وزنی ۴ ماشہ مالیتی ۵۵/- روپے ایک جوڑی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۲۰/- روپے کل میزان بمعہ حق مہر ۶۷۵/- روپے ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اس جائداد کے علاوہ میری کوئی اور آمد نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا اور کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جاوے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت عادی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الاعتماد امۃ الحمید تعلیم خود۔ گواہ شد عبدالحمید خاوند موصیہ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۴۴ میں عائشہ بی بی زوجہ میاں سلطان بخش صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال ساکن پیدائشی احمدی ساکن کوہار ڈاک خانہ خاص ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ سات سو روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے اس وقت زیور کوئی نہیں ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت عادی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف چوہدری فضل الرحمٰن خاوند موصیہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الاعتماد امینہ بیگم زوجہ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب انسپکٹر تحریک جدید۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد فضل الرحمٰن ولد چوہدری بابا نواب الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۰۴۳ میں امۃ الحمید زوجہ چوہدری عبدالحمید صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 672/ 6R. موڑ مل گارڈن ٹیوٹاؤن کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے

۲- میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

۱- گھوبند طلائی ایک عدد وزن ۳ تولہ

۲- ہنسلی طلائی ایک عدد وزن ۱ تولہ

۳- کانٹے طلائی دو جوڑی وزن ۲ تولہ

۴- بندے طلائی ایک جوڑی وزن ۳ ماشہ

۵- انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزن ۹ ماشہ

جملہ وزن ۷ تولہ مالیت ۷۰۰/- روپے ہے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت عادی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الاعتماد امۃ الحمید تعلیم خود۔ گواہ شد عبدالحمید خاوند موصیہ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۴۶ میں ارشاد بیگم زوجہ چوہدری ثناء اللہ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ خورڈ واہ ڈاکخانہ چک ۵۴ خورڈ واہ ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۸۰۰/- روپے جو کہ میں اپنے خاوند سے بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔ زیور کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں طلائی ۸ عدد وزن تقریباً ۷ تولہ مالیتی ۸۰۰/- روپے جو کہ حق مہر میں ملی گھوبند طلائی وزن ۴ تولہ مالیتی ۴۰۰/- کانٹے طلائی دو جوڑی وزن ۳ تولے مالیتی ۳۶۰/- انگوٹھی ۶ عدد طلائی وزن ۱½ تولہ مالیتی ۱۸۰/- ٹکہ ایک عدد وزنی ۸ ماشہ مالیتی ۸۰/- روپے والیاں ایک جوڑی وزن ۶ ماشہ مالیتی ۶۰/- گھڑی ایک عدد مالیتی ۱۳۵/- روپے کل میزان ۱۲۹۵/- چوڑیاں طلائی حق مہر ۸۰۰/- کل ۲۰۹۵/- روپے ہوگی لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو ذریعہ ملازمت مبلغ ۶۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الاعتماد عائشہ بی بی زوجہ میاں سلطان بخش کو کہہ رضع مہم۔ گواہ شد منور احمد عارف کوک میت اطلال گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۷۰۴۵ میں عین الدین ولد شوکت علی خان صاحب قوم پٹھان پیشہ کشن سیکر عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن زد احمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں کشن سیکر کا کام کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار آمد ۱۵۰/- روپیہ ہو جاتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت عادی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۱ مارچ ۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ عین الدین خاں تعلیم خود گواہ شد۔ غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۴۷ میں لبنیٰ رضیہ زوجہ منیر احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں میرا حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/- شلنگ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے (پندرہ سو شلنگ ایک ہزار روپیہ پاکستانی کے برابر ہوتا ہے) میرا زیور طلائی کل وزن ۱۶ تولے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت عادی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ ۱۵ مارچ ۱۹۶۳ء الاعتماد:- لبنیٰ رضیہ بھٹی گواہ شد:- عبدالسلام بھٹی سیکرٹری وصایا راولپنڈی گواہ شد:- بشیر احمد خسر موصیہ۔

(تفصیل زیور: گھوبند ۳ تولے جھمکے جوڑی ۱ تولہ گھمر ۱ تولہ ۶ ماشہ انگوٹھیاں ۲ عدد ۷ ماشے انگوٹھیاں ۴ عدد ایک تولہ ۱۱ ماشے کانٹے طلائی دار ۸ ماشے چوڑیاں ۲ عدد ۴ تولے ۱۰ ماشے سونی ایک عدد ایک تولہ۔ کل میزان ۱۶ تولے)

امانت تحریک جدید کی ضرورت

امانت تحریک میں شمولیت تو صفت کا ثواب ہے کیونکہ امانت تحریک میں حساب کھلوانے سے حسابدان جب چاہیں اپنی رقوم برآمد کر سکتے ہیں اور ان کی جمع کردہ رقوم بفضلہ تعالےٰ بالکل محفوظ ہیں نیز اس طرح کفایت شعاری اور پس اندازی کے نتیجہ میں افراد جماعت نے بہت سے فوائد حاصل کئے ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جماعت نے مجموعی طور پر اس تحریک میں حصہ نہیں لیا اس لئے آپ کی خدمت میں بذریعہ عریضہ ہذا التماس ہے کہ آپ خود بھی امانت تحریک جدید حساب کھلوائیں۔ نیز اپنے حلقہ میں اس کے لئے پرزور تحریک فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

امراء اضلاع۔ عہدہ داران جماعت

و مخیر احباب فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے دولت مندوں اور درمیانی درجہ کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں اور تا علوم کی نہر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کی ہے منڈیروں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہہ کر ضائع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں ہمارے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں اور تا خدا تعالےٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں۔"

سب نیسو مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء پر ضلع کی جماعت کو ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے بھجوانا ضروری ہے امراء جماعت ہائے اضلاع کو دو دفعہ بذریعہ سرکلر یاد دہانی کرائی جا چکی ہے لیکن کسی حد تک اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔ لہٰذا اس اہمیت کے مدنظر امراء اضلاع و دیگر عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میٹرک پاس طلباء کو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی اطلاع دیں تاکہ انہیں انٹرویو کے لئے بلوایا جا سکے۔

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے اس لئے فوری توجہ فرمادیں۔ لڑکے ذہین، محنتی اور دین کا شوق رکھنے والے ہوں نیز کوشش فرمادیں کہ ایسے مخیر دوست اپنے بچوں کی زندگی وقف کریں۔ جو خود جامعہ احمدیہ میں تعلیم کا خرچ برداشت کر سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

احباب جماعت ہسپتال میں غرباء و نادار مریضوں کے علاج کے لئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں اس مد سے بہت سے نادار مریض بہت استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ مگر اب کچھ عرصہ سے دوستوں کی طرف سے رقوم بہت کم آ رہی ہیں۔ لہٰذا خاکسار پھر بطور یاد دہانی دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہے کہ اپنے غریب و نادار مریض بھائیوں کا خیال رکھیں اور صدقات کی رقوم ہسپتال میں ان کے علاج کے لئے بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

بعض اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● نواب شاہ ۲۰ جون۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ بھارت میں جدید اسلحہ پیدا نے پر اسلحہ کی فراہمی اور ہتھیار بندی کے پیش نظر پاکستان کو بہت زیادہ چوکنا اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ کل صبح یہاں بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ بھارت کی حد سے بڑھی ہوئی فوجی تیاریوں نے پاکستان کی سالمیت اور اس کے استحکام کے لئے اور بھی زیادہ خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ آپ نے اندرونی خطرات سے خبردار کرتے ہوئے آپ نے قوم سے انتشار پسندوں کے خلاف متحد ہو جانے اور ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کی اپیل کی۔

عاشورہ کے موقع پر ٹھٹھہ اور لاہور میں جو فسادات ہوئے تھے۔ صدر مملکت نے انہیں نہایت شرمناک اور افسوسناک قرار دیا اور لوگوں کو متنبہ فرمایا کہ جو لوگ مذہب کی آڑ میں دوسروں کو غلط راستے پر ڈالتے ہیں۔ وہ ملک کے دشمن ہیں۔

● کراچی ۲۰ جون راجشاہی سے موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ بھارت نے اپنی مسلح افواج کے دو ڈویژن فوج مشرقی پاکستان کی شمالی سرحد پر لا جمع کی ہے۔ یہ فوج جدید ترین حربی اسلحہ سے پوری طرح لیس ہے اسے یکایک سرحد پر لا جمع کرنے کا اصل مقصد تو ابھی معلوم نہیں ہو سکا تاہم اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ ایک ایسے موقع پر جبکہ مشرقی پاکستان ناگہانی آفات سماوی کے تباہ کن اثرات کو دور کرنے مصروف ہے بھارت نے مشرقی پاکستان کو خوفزدہ کرنے کے لئے یہ اقدام کیا ہے

● واہ ۲۰ جون۔ اقوام متحدہ کی سترھویں جنرل اسمبلی کے صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پولینڈ کے مختصر دورے پر کل بذریعہ ہوائی جہاز واہ سا پہنچے پولینڈ کی وزارت خارجہ نے آپ کو پولینڈ آنے کی دعوت دی تھی۔ کل جب آپ واہ سا پہنچے تو پولینڈ کے وزیر خارجہ نے ہوائی اڈہ پر آپ کا استقبال کیا۔ آج آپ واہ سا سے پریگ روانہ ہو جائیں گے۔

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے

گذشتہ سال اللہ تعالےٰ نے ہم پر خاص کرم کیا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کو پچیس لاکھ روپیہ تک پہنچانے کے لئے جو جدوجہد کی جا رہی ہے۔ اس میں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی یعنی اس ایک سال میں چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں دو لاکھ روپے سے بھی اوپر اضافہ ہو گئی تھی۔ اور اسی طرح ان چندوں کی مجموعی وصولی ستر لاکھ روپے کے قریب پہنچ گئی تھی

لہٰذا خاکسار کو بڑی توقع تھی کہ اس غیر معمولی کامیابی کے شکرانہ کے طور پر سال رواں میں ان چندوں کی وصولی اور بھی اضافہ ہو جائے گی اور ہم آئندہ دو سالوں میں پچیس لاکھ روپے کی منزل سے بھی آگے نکل جائیں گے۔ لیکن عملاً ابھی تک یہ توقع پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ یکم مئی ۱۹۶۳ء سے لیکر ۱۰ جون ۶۳ء تک کی وصولی گذشتہ سال کے اسی عرصہ کی وصولی سے بقدر اکتیس ہزار روپے کم ہے۔ نظارت بیت المال کے لئے یہ صورت حال نہایت ہی پریشان کن ہے۔

اگرچہ ابھی تک ایک ہی مہینہ یعنی ماہ مئی کی وصول شدہ رقوم ہی بیالی پہنچی ہیں اور ماہ جون میں جو رقوم وصول ہو چکی ہیں۔ ان سب کے داخل خزانہ ہونے پر ممکن ہے یہ صورت حال بدل جائے اور امید ہے کہ بدل جائے گی۔ اور خدا کرے کہ بدل جائے۔ لیکن چونکہ اس وقت تک جو کمی واقع ہو چکی ہے۔ وہ بہت ہی غیر معمولی ہے۔ اس لئے خاکسار نے ضروری خیال کیا کہ جماعت کو اس صورت حال سے آگاہ کر دیا جائے۔ کیونکہ اگر فوری طور پر وصول کی رفتار [illegible] گیا۔ اور سال کے ابتدائی مہینوں میں ہمارے چندوں کی وصولی میں نمایاں [illegible] کمی رہ گئی۔ تو آخری مہینوں میں ہم اس کمی کو پورا کرنے [illegible] کہیں خدانخواستہ پچیس لاکھ روپے تک پہنچنے کی دور [illegible]

لہٰذا تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں سے [illegible] وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں تا یہ بھی صحیح [illegible] اور ہم سب اللہ تعالےٰ اور اس کے محبوب خلیفہ کے نزدیک [illegible]

آمین اللھم آمین

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

نذیر احمد صاحب ایس کے
انٹ شائن بازار
بوسٹ بکس 67
ملتان